# حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سڈنی میں 'خلافت جوبلی ہال' کی افتتاحی تقریب کے موقع پر خطاب

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** تمام مہمانانِ کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی اور رحمتیں نازل ہوں۔

سب سے پہلے مَیں تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے ہماری دعوت قبول کی اور آج یہاں تشریف لائے۔ ایک مذہبی تنظیم کی دعوت قبول کر کے ایک مسجد کے کمپلیکس میں آنا باوجود اس کے کہ آپ کا ہمارے مذہب سے کوئی تعلق نہیں آپ کی کشادہ دلی اور روادارانہ فطرت کی واضح طور پر عکاسی کرتا ہے۔ آپ کی تشریف آوری اس اعتبار سے بھی زیادہ قابلِ ذکر ہے کہ آجکل دنیا میں اسلام کے خلاف بہت کچھ لکھا اور بولا جارہا ہے اور چند نام نہاد مسلمانوں کی طرف سے اسلام کی انتہائی خوفناک تصویر پیش کی جارہی ہے۔ افسوس ہے کہ غیر مسلموں کا یہ خوف کسی حد تک جائز بھی ہے کیونکہ بعض نام نہاد مسلمانوں نے اپنے ملکوں میں اور ملکوں سے باہر بھی انتہائی گھناؤنے کام کئے ہیں اور قتل و غارت کی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انہوں نے خوف کی حالت پیدا کی ہوئی ہے جو غیر مسلم طبقہ کو خوفزدہ کر رہی ہے اور اس کے ساتھ اسلام کا خوبصورت نام بھی بدنام کر رہی ہے۔ مختصراً یہ کہ آپ کی شمولیت آپ کے روشن دماغوں کا ثبوت ہے اور اس حقیقت کی گواہ ہے کہ آپ لوگ اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیمات کے متعلق جاننا چاہتے ہیں۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** مجھے یقین ہے کہ آپ میں سے بہت سوں نے جماعت احمدیہ کا نام اپنے دوستوں یا جاننے والوں سے سن رکھا ہوگا اور آپ کو کچھ نہ کچھ اندازہ ہوگا کہ ہم کس قسم کی جماعت ہیں۔ یہ جماعت نہ صرف امن کو فروغ دیتی ہے بلکہ اس جماعت کا ہر فعل اور ہر عمل نہایت پُر امن طریق سے ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو ہماری جماعت کے متعلق زیادہ علم نہیں رکھتے انہوں نے بھی آج یہاں ہمارے پاس آکر ایک سکون محسوس کیا ہوگا۔ لیکن چند ایک مہمان ایسے بھی ہوں گے جن کے دلوں میں شاید ابھی بھی شکوک و شبہات موجود ہوں۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** سچ تو یہ ہے کہ کسی کے دل سے مکمل طور پر شکوک و شبہات مٹانا ناممکن ہے جب تک کہ اس کے ساتھ قریبی تعلق نہ قائم ہو جائے۔ یہاں میں آپ کے سامنے اسلام کا ایک بنیادی حکم رکھوں گا جو ہر ایک مسلمان پر لازم ہے کہ اگر وہ اعلیٰ اخلاقی اقدار اظاہر کرنا چاہتا ہے تو اس پر عمل کرے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ جہاں بھی ضرورت ہو وہاں ایک مسلمان کو قدر شناسی اور شکریہ ضرور ادا کرنا چاہئے۔ اس حوالہ سے بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا کہ ایک مسلمان جو کسی اچھے کام یا احسان کے بدلہ میں شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہوسکتا۔ اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے ایسا شخص جو کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی زندگی کا محور اور نقطۂ ارتکاز ہے وہ کبھی بھی یہ برداشت نہیں کر پائے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرنے والا ہو۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** پس شکر ادا کرنا محض ایک اخلاقی فریضہ یا خوش مزاجی کے طور پر نہیں بلکہ ایک مسلمان کیلئے دراصل مذہبی فریضہ ہے کیونکہ ایک حقیقی مسلمان کا بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے۔ شاید ایسا بھی ہو کہ دنیادار لوگ عادتاً دوسروں کا شکریہ ادا کرتے ہوں لیکن وہ ایسا اخلاقی فریضہ سمجھ کر کرتے ہیں کیونکہ وہ اچھے لوگ ہیں جو ایک اچھے معاشرہ میں رہتے ہیں لیکن یہ ان کے لئے مذہبی فریضہ نہیں ہوتا۔ مگر ایک حقیقی مسلمان کے لئے شکریہ ادا کرنا اسلام کی لطیف تعلیم کا لازمی جزو ہے۔ جس پر عمل کرنا اس کے لئے نہایت ضروری ہے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** بہرحال تعارف خاصا لمبا ہوگیا ہے لیکن یہ محض تعارف نہیں بلکہ اسلامی تعلیمات کے ایک حصہ کی تشریح بھی ہے۔ میں اب ان تعلیمات کی مزید وضاحت کرتے ہوئے بتاؤں گا کہ جماعت احمدیہ بنی نوع انسان کی توجہ اعلیٰ اخلاقی اقدار اپنانے کی طرف مبذول کروانے اور امن کے قیام پر کیوں زور دیتی ہے؟ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا جب مسلمانوں کے اعمال اصل اسلامی تعلیمات سے دُور ہو جائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ زوال قریب ایک ہزار سال تک رہے گا جس کے بعد اللہ تعالیٰ امام مہدی اور مسیح موعود کو بھیجے گا۔ وہ مسلمانوں کو اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیمات کی طرف ہدایت دینے کے لئے آئے گا۔ اور جب دنیا کی اکثریت اپنے خالقِ حقیقی کو بھول چکی ہوگی اس وقت آنے والا مسیح موعود دیگر مذاہب کے لوگوں کی بھی رہنمائی کرے گا تا کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کا ناطہ جوڑ سکیں۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اس عظیم الشان پیشگوئی کے پورا ہونے کے حوالہ سے ہم احمدی مسلمانوں کا ایمان ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی وہی وجود ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے بطور امام اور مسیح موعود بھیجنا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہ صرف یہ دعویٰ فرمایا کہ آپ خدا کی طرف سے بھیجے گئے ہیں بلکہ آپ نے اپنے پیروکاروں کی ایک جماعت کا بھی قیام فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اپنی آمد کا حقیقی مقصد بیان فرمایا ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: ''وہ کام جس کیلئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقعہ ہوگئی ہے اُس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔''

(لیکچر لاہور، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 180)

آپ علیہ السلام مزید فرماتے ہیں: ''دوسرا مقصد یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی میں اپنے تمام قویٰ کو خرچ کرنا اور بادشاہ سے لے کر ادنیٰ انسان تک جو احسان کرنے والا ہو شکر گزاری اور احسان کے ساتھ معاوضہ کرنا۔''

(تحفۂ قیصریہ، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 281)

لوگوں کو صرف شکریہ ادا کرنے اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے تک ہی نہیں رہنا چاہئے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو فرمایا ہے: ''بنی نوع انسان سے اس قدر محبت کرنا کہ ان کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھ لینا اور ان کے لئے دعا کرنا''۔ (نسیم دعوت، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 464)

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** پس اسی پیار اور محبت کی تعلیم کی بنا پر احمدیہ مسلم جماعت دنیا کے ہر کونے میں پیار، محبت، بھائی چارہ اور امن پھیلانے کے لئے کوشاں ہے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** احمدی مسلمان کی صرف دو فقروں میں تعریف بیان کی جاسکتی ہے۔ یعنی احمدی ایسے لوگ ہیں جو (i) حقوق اللہ کی ادائیگی کرتے ہیں اور (ii) حقوق العباد کی ادائیگی کرتے ہیں۔ ان تعلیمات پر عمل کئے بغیر کوئی بھی اپنے آپ کو حقیقی احمدی مسلمان نہیں کہہ سکتا۔ اگر ہم سوچیں اور غور کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ یہی وہ نیکیاں ہیں جن کی آج دنیا کو سخت ضرورت ہے اور یہی وہ اصول ہیں جو دنیا میں امن کے قیام کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** مَیں یہ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ محبت اور اخلاص کا تعلق صرف اسی صورت قائم ہوسکتا ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کر رہا ہو اور اُس کے حقوق کی ادائیگی تب ہی ممکن ہوسکتی ہے جب اس کے احکامات کی پیروی کی جائے۔ قرآن کریم میں سورۃ المائدہ کی آیت 9 میں اللہ تعالیٰ کا ایک واضح حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ۔ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا۔ اِعْدِلُوْا۔ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ۔ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ ''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو۔ یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔''

انصاف کے اسی معیار کی انسان دوسروں سے توقع رکھتا ہے۔ ذاتی رنجشیں اور قومی عداوتیں آپ کو ناانصافی اور عدم رواداری کی طرف نہ لے جائیں۔ ہر حال میں منصف مزاجی اور غیر جانبداری ہمیشہ غالب رہنی چاہئے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ابھی جس آیت کا میں نے حوالہ دیا ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''تقویٰ اختیار کرو!'' اس کا مطلب ہے کہ اگر کوئی شخص حقیقی انصاف پر عمل پیرا ہو کر دوسرے کے حقوق ادا کرتا ہے تو اس کا وہ فعل بھی عبادت میں شمار ہوگا کیونکہ اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی نیت تھی۔ لہٰذا چودہ سو سال قبل ہی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے اعلیٰ معیار قائم فرمادئے تھے تا کہ پیار، محبت اور امن کو فروغ مل سکے۔ اگر کوئی مسلمان ان تعلیمات پر عمل پیرا نہیں ہے تو اس صورت میں تعلیمات پر الزام تراشی کرنا بالکل غلط ہوگا بلکہ یہ تو ایک انفرادی شخص کا قصور شمار ہوگا۔

مجھے یقین ہے کہ آپ کو میری باتوں سے اُن وجوہات کی سمجھ آگئی ہوگی جن کی بنا پر احمدیہ مسلم جماعت امن اور بھائی چارہ کو اس قدر فروغ دیتی ہے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اسی طرح قرآنِ کریم کی اور بے شمار آیات ہیں جن میں حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ مثلاً اس ہال کا نام جس میں یہ استقبالیہ تقریب منعقد ہو رہی ہے، یہ ظاہر کر رہا ہے کہ جو بھی اس میں داخل ہوگا وہ امن اور تحفظ ہی محسوس کرے گا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس ہال کو بنانے والے لوگ دنیا میں امن اور ہم آہنگی پھیلاتے ہیں۔ اس ہال کو 'خلافت سینٹینری ہال' (Khilafat Centenary Hall) کا نام دیا گیا ہے اور لفظ خلافت کا مطلب ہے، جانشین۔ کسی بھی جانشین کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ جس شخص کی پیروی کر رہا ہے اس کے مشن اور مقاصد کو جاری رکھے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** پس خلافتِ احمدیہ کا کام ہے کہ بانی جماعت احمدیہ کے اُن امن پسند مقاصد کو جاری رکھے جو مَیں نے ابھی بیان کئے ہیں۔ اور اس طرح خلافتِ احمدیہ کی رہنمائی میں احمدیہ جماعت نے سو سال سے زائد عرصہ سے یہ کام جاری رکھا ہوا ہے۔ یہ ہال خلافتِ احمدیہ کے کامیاب سو سال پورے ہونے پر شکرانہ کے طور پر تعمیر کیا گیا تھا۔ اس کو تعمیر کرنے کا یہ بھی مقصد تھا کہ یہ ہال احمدیوں کو ہمیشہ اپنے اُن مقاصد اور فرائض کی طرف توجہ دلاتا رہے جو احمدی خلیفہ وقت کی قیادت اور رہنمائی میں پورے کرتے چلے جارہے ہیں۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ممکن ہے کہ یہ جان کر کہ احمدی اپنے امام سے کس قدر عقیدت اور محبت رکھتے ہیں، بعض لوگوں کے ذہنوں میں یہ سوال اٹھے کہ یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ اس عقیدت کو دیکھتے ہوئے، خدانخواستہ خلیفہ احمدیوں کو انتہا پسندی اور طاقت کے استعمال کی طرف لے جائے۔

اس کے جواب میں یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کا پہلا حصہ یہ تھا کہ

روحانی ابتری کی ایک طویل رات کے بعد، جو کہ تقریباً ایک ہزار سال جاری رہے گی، مسیحِ موعود اور امام مہدی امن، شفقت اور محبت کی تعلیم لے کر نازل ہوں گے۔ حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات سے جو اقتباسات میں نے بیان کئے ہیں، ان سے واضح ہے کہ آپ بعینہٖ انہی مقاصد کے ساتھ مبعوث ہوئے تھے۔

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** جس طرح ہم یقین رکھتے ہیں کہ پیشگوئی کا پہلا حصہ پورا ہوگیا ہے، تو اسی طرح اپنے عقائد کی روشنی میں ہمیں اس پیشگوئی کے دوسرے حصہ کا پورا ہونا بھی تسلیم کرنا پڑیگا، جو یہ تھا کہ مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ان کی خلافت دائمی ہوگی اور وہ قیامت تک قائم دائم رہے گی اور یہ کہ ان کی خلافت ہمیشہ بنی نوع انسان کی توجہ خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کی طرف مبذول کرواتی رہے گی۔ حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلافت کسی خطرہ کا باعث ہونے کی بجائے ہمیشہ امن کا ذریعہ بنتی رہے گی۔

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** خلافتِ حقہ کے نظام کے بارے میں قرآنِ کریم نے واضح فرمایا ہے کہ جب تک لوگ خدا کے احکامات کو یاد رکھیں گے اور جب تک خلافت کی طرف سے ملنے والی رہنمائی کی پیروی کرتے رہیں گے، یہ خلافت خوف کی حالت کو امن میں تبدیل کرنے کا باعث ہوگی۔ جہاں ایک طرف خلافتِ احمدیہ تمام احمدیوں کے لئے امن اور سکون کا باعث ہے، وہاں یہ غیر احمدیوں کے لئے بھی، اگر وہ خلافت کی آواز پر کان دھریں، امن اور تحفظ کا ذریعہ ہوسکتی ہے۔

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** جماعتِ احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ خود حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اور ان کے تمام خلفاء نے جنگوں سے بچنے اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود دعویٰ فرمایا ہے کہ وہ ہر قسم کی مذہبی جنگوں کا خاتمہ کرنے آئے ہیں۔ اور یہ میں پہلے ہی بیان کر چکا ہوں کہ انہوں نے دوسروں کے حقوق ادا کرنے کی طرف کس قدر زور دیا ہے۔ صرف اسی معاشرہ میں جنت نظیر امن قائم ہوسکتا ہے جہاں مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہو جائے اور جہاں بنی نوع انسان کی توجہ خدمتِ انسانیت اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف ہو جائے۔ یقیناً یہ اسی قسم کا معاشرہ ہے جس کی آج دنیا کو اشد ضرورت ہے۔

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** تمام خلفاء جنہوں نے احمدیہ جماعت کی قیادت کی ہے، ہمیشہ امن، اتحاد اور باہمی بھائی چارہ کا درس دیا ہے۔ میں چند ایک مثالیں آپ کے سامنے رکھوں گا۔

جنگِ عظیم اول کے بعد، ہماری جماعت کے دوسرے خلیفہ نے دنیا کو توجہ دلائی کہ انصاف کے بغیر دنیا کا امن قائم نہیں رہے گا اور لیگ آف نیشنز ناکام ہو جائے گی۔

پھر جب 1990ء میں عراق کی صورتِ حال خراب ہوئی تو ہماری جماعت کے چوتھے خلیفہ نے خبردار کیا کہ نہ صرف عرب ممالک متاثر ہوں گے بلکہ بالآخر ساری دنیا کا امن تباہ ہو جائے گا۔ یقیناً تب سے دنیا یہ دیکھ رہی ہے کہ یہ دونوں تنبیہات بالکل صحیح ثابت ہوئیں اور آج بھی یہ تنازعہ دنیا کو مسلسل تکلیف دے رہا ہے۔

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** مَیں بھی گزشتہ چار پانچ سالوں سے خبردار کرتا آ رہا ہوں کہ دنیا کو امن کی اشد ضرورت ہے۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ دو ممالک کے درمیان جنگ صرف انہی ممالک یا کسی خاص خطہ تک محدود رہے گی، بلکہ آخرکار اس کا انجام تیسری عالمی جنگ پر ہی ہوگا۔ یقیناً آج دنیا کے حالات اس بات کی واضح نشاندہی کر رہے ہیں کہ ہم ایک انتہائی خطرناک عالمی جنگ کے دہانے پر کھڑے ہیں۔ ایسی جنگ میں وہ ممالک بھی شامل ہوں گے جن کے پاس جوہری ہتھیار ہیں اور جن ممالک کے رہنما جلد باز ہیں اور اپنے اعمال کے خطرناک نتائج کی پروا نہیں کرتے۔ ان کے ان لاپرواہ رویوں کی وجہ سے دنیا پر ایک ہولناک تباہی آسکتی ہے۔

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اسی لئے مَیں تمام متعلقہ فریقوں سے التجا کرتا ہوں کہ ہوش کے ناخن لیں اور حکمت پر مبنی اقدامات کریں۔ انہیں خود پسندی اور ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر سوچنا ہوگا۔ انہیں یہ جاننا ہوگا کہ ایسی جنگ صرف آج کی دنیا کو نقصان نہ دے گی بلکہ آنے والی نسلوں پر بھی اس کے ہولناک اثرات پڑیں گے۔ آپ میں سے وہ جو دنیا کی اہم طاقتوں سے تعلق رکھتے ہیں یا وہ جو ان لوگوں تک پیغام پہنچا سکتے ہیں جن کی پھر آگے طاقت کے ایوانوں میں رسائی ہے، انہیں چاہئے کہ وہ فوری طور پر اپنی ذمہ داریاں ادا کریں۔

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** دنیا کے حالیہ مسائل کو معمولی یا غیر اہم خیال نہ کریں بلکہ اپنی انتہا کی کوششیں بروئے کار لائیں اور ہر ممکن کوشش کریں کہ امن قائم ہو۔ شاید آپ میں سے بعض ہوں جو میرے تجزیہ سے اتفاق نہ کرتے ہوں۔ تاہم جب کوئی شخص اپنی اور اپنے اردگرد کے افراد کی طاقتوں اور قابلیتوں کو ہی سب کچھ سمجھنے لگ جاتا ہے تو اسے سمجھ نہیں رہتی کہ وہ ایسی راہ پر گامزن ہے جو خطرات سے پُر ہے۔ جب انسان خدا کی موجودگی اور اس کی طاقتوں سے لاپرواہ ہو جاتا ہے تو ایسے موقع پر خدا کی تقدیر اپنا کام کرتی ہے۔ یاد رکھیں کہ انسان اپنے اعمال کے نتائج سے بچ نہیں سکتا اور اسے اپنے مظالم اور انتشار پھیلانے والے اعمال کے نتائج بھگتنا ہوں گے۔

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اس لئے میں ایک مرتبہ پھر آپ سب سے کہتا ہوں کہ ہر قسم کے ظلم، بدعنوانی اور انتشار کے خلاف اپنی آواز انصاف کے ساتھ بلند کریں تا کہ دنیا تباہی سے بچ سکے۔ اسلام کے مطابق انصاف کے تقاضے تب پورے ہوتے ہیں جب اپنی غلطیوں کا اعتراف کرتے ہوئے نہ صرف اپنے دوستوں کے مفادات یا اپنی پالیسیوں کو اہمیت دیں بلکہ تمام لوگوں کے حقوق ادا کرنے کو فوقیت دیں۔

اللہ کرے کہ دنیا اس حقیقت کو سمجھ جائے اور ہر قسم کی بڑی تباہی یا آفت سے بچ جائے۔ آمین۔

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ایک مرتبہ پھر میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ سب وقت نکال کر اور کوشش کر کے یہاں ہمارے ساتھ جمع ہوئے۔ اللہ آپ سب پر اپنا فضل کرے۔ آمین۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بج کر 20 منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔